رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینہ کی

۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰

تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ

۱- عوام سے صہ؍

...عاونین سے عہ

...ستان سے باہر ۶ روپے ۱۲؍

...عت کے غیر مستطیع دس روپے

...مرفی والے لوگون سے عہ ۱۲؍

۵- غیر مذاہب والون سے ۱۲؍

نوٹ- عہ؍ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتون مین ڈبل اشاعت کیوجہ سے کیا گیا ہے

نمبر ۱۷ قادیان دارالامان مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء مطابق ۳ صفر ۱۳۲۶ھ جلد ۱۲

مصلح باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند

ضرورت امام پر طول طویل بحثوں کی اب حاجت نہیں رہی۔ زمانہ پکار اُٹھا ہے کہ کسی زبردست **مصلح** کی حاجت ہے جہالت کی حد ہو گئی اور مسلمانوں کی پستی اپنے انتہائی مقام تک جا پہنچی۔ اس تاریکی اور جہالت کے ایام میں خدا تعالیٰ نے ایک **نور** آسمان سے نازل کیا مگر افسوس تھوڑے تھے اور ہیں جنھوں نے اسے شناخت کیا اور اس کی ضیا سے فایدہ اُٹھا کر راستے کے گڑھوں اور نشیب و فراز سے نجات پائی۔ مگر بہت ہیں جو اسے اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں کہ ان بدعات اور مصائب سے نجات کی کیا راہ ہے؟ وکیل لکھتا ہے

محرم کی بدعات کی بدولت بمبئی میں کسقدر خونریزی ہوئی کاش مسلمان سمجھیں کہ اسلام کی تعلیم سے جس قدر دور ہونگے اسی قدر ذلت و خواری اُن کا ساتھ دیگی بمبئی کے مقامی اخبارات سے اب تفصیلی حالات معلوم ہوئے ہیں۔ بنائے فساد صرف یہ تھی کہ سنیوں کی ایک جماعت نماز میں مصروف تھی انھوں نے باصرار درخواست کی کہ شیعہ گروہ سکون و خاموشی کے ساتھ گذر جائے مگر یہ جواب ملا کہ شیعوں نے ایک پتھر مسجد میں پھینک مارا۔ جہالت کے ایندھن کو سلگانے کے لئے ایک ہلکی سی چنگاری بھی بہت ہے اب سنی مشتعل ہو گئے اور تین چار گھنٹے میں وہ ہنگامہ رستخیز بپا ہوا کہ جا بجا لاٹھیاں تڑپنے لگیں اور خون کے دھبوں سے راستے داغدار ہو گئے۔ کوئی ذی عقل اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ سنیوں کی درخواست بالکل بجا اور جائز تھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کو حق حاصل تھا کہ گذرنے والوں کو مجبور کرتے کہ خلل انداز ہونے کی کوشش سے باز آجائیں اس حق کے دلانے میں مذہب بھی ان کا ساتھ دیتا ہے اخلاق بھی اور قانون بھی۔ دوسری قوم اور مذہب کے لوگ مسجدوں کے سامنے گذرتے ہیں تو قانون کے اشارے سے اسلامی عبادت گاہ کا احترام بجالاتے ہیں۔ پھر اگر سنیوں نے مسلمانوں ہی کے ایک گروہ سے ایسی درخواست کی تو کیوں بیجا سمجھی جائے۔ لیکن اگر شیعوں نے مسجد کی ذراسی پروا کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا تو اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ سنیوں کے لئے خونخوار درندوں کی سی وحشت اختیار کر لینے کی وجہ پیدا ہو گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ مذہب کی حقیقی روح عام طور پر مفقود ہو گئی ہے توہم و جہالت کا ہر طرف تسلط ہے شیعہ اور سنی دونوں نشہ جہالت میں چور ہیں اسلام کی عزت و حرمت ذبح کی جا رہی ہے اس کی کسی کو پرواہ نہیں مگر فرضی تابوت اُٹھا کر گلی کوچوں میں پھیرنا اور مسجد کے احترام کے نام سے خونریزیاں کرنا ایسے فرائض ہیں جن کو یہ اراذل کبھی نہیں بھولتے۔

دونو میں سے ایک بات ضرور ہو یا تو عمل بالاسلام کا گم شدہ ہیرا پھر ہمیں ملجائے اور یا ہم میں سے وہ پوری نسل **ہلاک** ہو جاوے جسکی خطرناک حرکتیں اسلام کیلئے مایۂ ذلت ہیں **مایوسی** اور حسرت کا اس سے بھی بڑھکر کوئی ہولناک سین ہو سکتا ہے جو آج پیروان اسلام کو گھیرے ہوئے ہے؟ وہ قوم کیسے سُدھرے گی جس میں لاکھوں کی تعداد سے زیادہ انسان جہل و وحشت کے کان پکڑے ہیں؟ وہ جماعت کیونکر شائستگی سے قریب ہو جس میں ... سے زیادہ افراد تاریک سیاہی اور سفیدی میں فرق کرنا نہیں سیکھے ہیں؟ **محرم** کی ابتدائی تاریخوں میں اسلام کی کیا تصویر نظر آتی ہے؟ یہ کہ دُلدل الجبر کا ایک مذہب جو تمام تر توہم اور جہل و نادانی کا مجموعہ ہے جس میں روشنی نام کو نہیں جسے شائستگی اور ادبیت سے مس نہیں جو بالکل اس سے مجبور ہے کہ اپنے دوستوں میں کوئی عمدہ خصلت پیدا کر سکے جو بیسویں صدی میں جہالت کا ایک طاقتور دیو ہے اتنا طاقتور کہ نئے تمدن سے بھی ہزیمت نہ کھا سکا وہ ایک ایسا گروہ ہے پیدا کر دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا جو پتھر کی جگہ کپڑوں کاغذوں اور کھپچیوں کے غیر حیوانی شکل کے بُت بنا کر پوجے اور فرضی جنازہ اور جلوس نکالکر ایک تمسخر انگیز تماشہ دکھلا دیا کرے۔ بس اب ہمارے لئے اس کے سوا اور کیا کام باقی رہ گیا ہے کہ جہانتک ہوش و حواس کام دیں مدد دیں اور جہانتک طاقت ساتھ دے درودیوار سے سر ٹکرائیں۔

مرثیہ کس کا؟ **سید الشہداء** کا؟ نہیں امیدوں اور حسرتوں کے قتل کا آرزوؤں اور ارمانوں کی قربانی کا۔ یہ امیدیں ہیچین تھیں کہ مسلمانوں کو خوشحال دیکھیں مگر آہ! اگر مسلمان اسی کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ ہم عشرہ محرم کی خونریزیوں کی خونچکاں داستان سنانے کے لئے نہیں بیٹھے ہیں چاہتے ہیں کہ اپنی امیدوں پر مرثیہ خوانی کر لیں چشم مایوس کے آنسو ہیں جنھوں نے سیہ حرفوں کا ماتمی لباس پہن لیا ہے جب مسلمانوں کو وحشیانہ خون آشامیوں ہی میں مزا آتا ہے تو امید فلاح کس لئے؟ اور آرزوئے صلاح کس برتے پر؟

باخانہ رمیدگان ظلمیم - پیغام خوش از دیار مانیست

عشرہ محرم حقیقت میں مسلمانوں کیلئے ماتم کدہ ہے اس لئے نہیں کہ ان سے صہ تیرہ سو برس پیشتر کے نمکین زبان مصائب کی یاد دل و جگر کے ٹکڑے کر دیتی ہے بلکہ اس لئے کہ مظلوم اسلام کو سر بازار ذبح کیا جاتا ہے اس کی امیدوں کا علانیہ خون ہوتا ہے اس کی تعلیم بڑی سفاکی سے تہ تیغ لائی جاتی ہے تعزیے اور تابوت کو ہم سمجھتے ہو

پہلا ڈیپوٹیشن

تعمیر مدرسہ کا سوال قوم کے سامنے پیش ہو چکا ہے اور اس کے لئے عملی تجاویز شروع ہو گئی ہین میری اس چٹھی پر جو مین نے مجلس معتمدین کے حکم سے لکھی تہی۔ احمدی انجمنون نے میری توقع سے بڑہکر توجہ کی ہے مگر اسی اثنا مین مجلس معتمدین نے اس بات کو بہی ضروری سمجھا کہ بعض مقامات پر احمدی قوم کا ایک وفد جائے اور قوم کے سامنے اس تحریک کو پیش کرے اس وفد مین چند ایک نام تجویز کئے گئے تھے اور لاہور سے اس کام کو شروع کیا گیا تہا۔ جہان خاکسار راقم ۱۶ فروری کو پہنچا۔ باقی ممبران وفد سب لاہور مین موجود تھے۔ مگر جملہ احباب کو قبل از وقت اطلاع نہ ہونے کے باعث صرف نصف کے قریب جماعت جمع ہوئی اور فہرست چندہ کہولنے پر دو ہزار سے اوپر میزان ہو گئی۔ جو سب کا سب چار قسطون مین اخیر جون ۱۹۰۸ء سے پہلے پہلے ادا ہو جائیگی امید کیجاتی ہے۔ باقی ممبران انجمن لاہور سے چندہ لکہوانے اور موعود چندہ کو وصول کرنے کے لئے جماعت کے سرگرم اور معزز ممبران کی ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جسکی طرف سے اب تک کوئی اطلاع نہین آئی گو امید ہے کہ میرے معزز دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ان کے رفقا جو سب کمیٹی کے ممبر ہین پوری سرگرمی سے اپنے کام مین لگے ہوئے ہونگے اور پہلی قسط ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے ارسال فرما کر ممنون فرمائین گے خدا تعالےٰ ان کو اور ان سب دوستون کو جنہون نے اس کار خیر مین بڑہ بڑہ کر حصہ لیا ہے جزائے خیر دے۔

وفد کا دوسرا دورہ ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو مقرر تہا۔ مگر ۲۰ فروری کو عام تعطیل ہونے کے باعث اس دن کو بہی شامل کر لیا گیا اور اس طرح پر علاوہ امرتسر اور کپورتہلہ جانے کے جس کے متعلق پہلے سے اعلان ہو چکا تہا۔ لدہیانہ بہی اسی دورہ مین شامل ہو گیا اس وقت تک وفد کے سئے علاوہ مدرسہ کے ایک اور ضرورت بہی پیش آچکی تہی اور وہ تہا چندہ لنگرخانہ کا سوال جو بسبب قحط اور گرانی اشیاء کے ایک اہم سوال ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان ہر دو اغراض کے لئے خاکسار راقم قادیان سے ۲۰ فروری کی شام کو امرتسر پہنچ گیا۔ اور ۲۸ کی صبح کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب بمعیت بابو مولاداد خان صاحب تشریف لے آئے اور اسی دن دوپہر کو جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بہی امرتسر مین پہنچ گئے۔ اس وفد مین سے بوجہ تعلق ملازمت ڈاکٹر صاحب کو ایک دو گہنٹہ بعد ہی واپس ہونا پڑا اور باقی ممبران وفد لدہیانہ اور کپورتہلہ مین ہو کر ۲ مارچ کو واپس لاہور پہنچ گئے۔ تفصیل چندہ تعمیر و لنگرخانہ جو وصول ہوا۔ یا جس کے متعلق باقساط جون تک ادائیگی کے وعدے ہوئے حسب ذیل ہے۔

جماعت امرتسر

	وصول	وعدہ	میزان	کل میزان
تعمیر مدرسہ	۸۲-۱-۹	۳۵۱-۰-۰	۴۳۳-۱-۹	۵۲۵-۱-۹
لنگرخانہ	۷۷-۴-۰	۱۴-۱۲-۰	۹۲-۰-۰	

جماعت کپورتہلہ

	وصول	وعدہ	میزان	کل میزان
تعمیر مدرسہ	۱۰۰-۰-۰	۲۱۶-۰-۰	۳۱۶-۰-۰	۳۷۳-۰-۰
لنگرخانہ	۵۷-۰-۰	x	۵۷-۰-۰	

جماعت لدہیانہ

	وصول	وعدہ	میزان	کل میزان
تعمیر مدرسہ	۴۰-۰-۰	۶۶-۰-۰	۱۰۶-۰-۰	۱۶۰-۸-۰
لنگرخانہ	۳۶-۸-۰	۱۸-۰-۰	۵۴-۰-۰	

میزان

	وصول	وعدہ	میزان	کل میزان
تعمیر مدرسہ	۲۲۲-۱-۹	۶۳۳-۰-۰	۸۵۵-۱-۹	۱۰۵۸-۹-۹
لنگرخانہ	۱۷۰-۱۲-۰	۳۲-۱۲-۰	۲۰۳-۸-۰	

اس میزان مین چندہ تعمیر مدرسہ جماعت لاہور شامل کر کے جو قریباً اکیس سو روپیہ کے ہے کل میزان اس وقت تک تین ہزار دوسو روپے کے قریب ہو گئی ہے جس مین تین ہزار کے قریب مدرسہ کا چندہ اور دوسو کے قریب لنگرخانہ کا چندہ ہے ان میزانون کے متعلق مین ایک بات اور کہنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ یہ آخری میزانین نہین سمجھنی چاہئیں کیونکہ بہت سے احباب ایسے ہین جو وقت پر شامل نہین ہو سکے۔ لدہیانہ مین دو معزز دوستون نے ابہی سوچنے کے لئے اور وقت چاہا ہے یعنی اس سلسلہ کے پرانے مخلص قاضی خواجہ علی صاحب اور بابو محمد صاحب۔ یہ صاحب اس سے پہلے بڑی بڑی رقمین اشاعت اسلام مین دیتے رہے ہین اور امید ہے کہ تعمیر مدرسہ کی ضروریات اور اسکی اہمیت کو مدنظر رکہکر یہ دو صاحب اس موقعہ پر بہی معقول رقم چندہ سے مدد فرماوین گے۔ ان تمام مقامات مین انجمنون کے کارکن ممبرون کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ وہ فہرستون کی تکمیل اور وصولی رقم مین پوری سرگرمی اور کوشش سے کام لین۔ بالخصوص میری یہ التماس احباب ذیل کی خدمت مین ہے امرتسر مین ڈاکٹر عباداللہ صاحب اور ماسٹر قادر بخش صاحب اور قاضی کرم الہی صاحب لدہیانہ مین بابو محمد صاحب اور بابو محمد شفیع صاحب اور ماسٹر قمرالدین صاحب کپورتہلہ مین منشی ظفر احمد صاحب اور منشی عبدالمجید خان صاحب

آئندہ کے لئے پروگرام

اب یہ وفد ۸ مارچ کو لائل پور جانیوالا ہے مگر خاکسار راقم اس مین شامل نہ ہو سکیگا اس کے بعد ۱۳ مارچ سے لیکر ۱۸ مارچ تک حسب ذیل مقامات مین جائیگا۔ ۱۳ مارچ کی شام کو گوجرانوالہ ۱۴ مارچ جہلم ۱۵ مارچ راولپنڈی۔ ۱۶ مارچ مردان۔ ۱۷ اور ۱۸ مارچ پشاور۔ اس مین غالباً خاکسار راقم اور خواجہ کمال الدین صاحب اور شاید ایک اور صاحب ممبران وفد مین سے ہونگے۔ ہر ایک جماعت کو انگ ہی بذریعہ خط اطلاع دی جاوے گی۔ اس کے علاوہ امید ہے کہ ایک اور وفد بہی انہی دنون مین بعض دیگر مقامات کے لئے نکلیگا جسکا اگر انتظام ہو گیا۔ تو بذریعہ خطوط جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دیدی جاوے گی۔

ضروری التماس

مگر اس کے ساتھ ہی ایک اور ضروری التماس سب احمدی بہائیون کی خدمت مین ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ ظاہر ہے ایک دن سے زیادہ ایک مقام کے لئے نہین دیا جا سکتا اور اسی مین آنے اور جانے کا وقت بہی شامل ہے۔ پس کسی مقام پر چند گہنٹے سے زیادہ ٹہیرنا مشکل ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر جگہ انجمنیں سب احباب کو قبل از وقت اطلاع دے کر ان کی خدمت مین خاص طور پر یہ عرض کر دیا کرین کہ وقت مقررہ پر سب احباب جمع ہو جاوین تاکہ کارروائی کی ساتھ ساتھ تکمیل ہوتی چلی جاوے ہم تو اسبات کے لئے بہی حاضر ہین۔ کہ خود احمدی احباب کے گہرون پر حاضر ہو کر انکو توجہ دلاوین مگر اس مین دقت وقت کی ہے۔ کیونکہ اسطرح پر ایک ہی جگہ کے لئے تین چار دن بکار ہونگے اور بباعث کم فرصتی ممبران وفد کے ایسا انتظام ابہی نہین ہو سکتا یا اگر ایسا کیا جاوے تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جسقدر وقت مین چار پانچ متفرق مقامات مین کام ہو سکتا ہے۔ وہ ایک جگہ ہی پر صرف ہو جاویگا۔ پس وفد کی سب احمدی احباب کی خدمت مین یہ ضروری التماس ہے۔ کہ وہ اس تہوڑے سے وقت مین جسکے لئے ہم انکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین۔ اپنا حرج کر کے بہی ایک مقام پر جمع ہو جاوین اور اس مقصد کے حصول مین جسکے لئے ہم انکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین ہمین مدد دین۔

احمدیہ انجمنین

اس وفد مین شامل ہونیسے میری ایک اور غرض بہی تہی جسکو مین سب سے زیادہ ضروری اور اہم کام سمجہتا ہون۔ سال گذشتہ مین بہت سی کوشش سے چند مقامات پر انجمنون کا ایک ڈہانچہ بنایا گیا تہا اور خیال تہا کہ بڑے بڑے مقامات مین جو انجمنین بنگئی ہین وہ نہ صرف اپنے کام کی تکمیل ہی کرین گی۔ بلکہ اپنے اپنے اضلاع اور علاقون مین چہوٹی چہوٹی انجمنین قایم کر کے اور انکو اپنی شاخین بنا کر وصولی چندہ ماہواری کا پورا انتظام کرین گے۔ لہٰذا قدرتی طور پر میرے دل مین یہ خواہش تہی کہ مختلف انجمنون کی کارروائی کو دیکہون۔

(باقی آئندہ)

خاکسار محمد علی از قادیان

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ - سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کے بنے ہینڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہیں قیمت للعہ روپیہ - کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کے کین ہینڈل للعہ - درمیانہ بڑے کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ہیں - کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ہیں - کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی جید مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے ۱۲ - کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے للعہ

بچوں کے کرکٹ سٹ } ۱۲ سے ۱۴ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ ڈکس ایک بال لکڑی کانی بکس فی سٹ ۔۔۔ للعہ

فٹ بال عمدہ کاؤہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار نمبر ۶ ۔۔۔ للعہ

" " " " نمبر ۵ ۔۔۔ للعہ

بچوں کے لئے فٹ بال نمبر ۴ مع بلیڈر ۔۔۔ للعہ

" " نمبر ۳ ۔۔۔ للعہ

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط ہر ایک ۔۔۔ للعہ

" دھاگے کے میچ ۔۔۔ للعہ

" " پریکٹس ۔۔۔ للعہ

کرکٹ ویکس فی کابی ۔۔۔ للعہ

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ } السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سال از قسم پریکٹس بیٹ پریکٹس وکٹ معہ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا - میرے خیال میں اس سے بہت کم قیمت اس کو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں سنیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بجانپور ڈیرہ ضلع کانگڑہ - ۲۵ ۱ ۱۵

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آبادی فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۳۴ روپیہ

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کون سی شکایت ہے آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں مجھے ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے؟ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) کھا لیجئے - دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا - اور پہلے کی بہ نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا - قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے - اس سے بخوبی سمجھا جائے گا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - جگر کی شکایات - ہیجان صفرا - صفراوی بخار یا تپ - بدہضمی - سوء ہضمی - پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت - امراض قلب یعنی دل دھڑکنا یعنی چکر آنا - درد سر - نفخ - کھٹی ڈکاریں آنا - اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہ ہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے - ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے ابخرے کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں - جگر کو قوت عمل کرتی ہیں - صفرا یعنی پت کو اچھی طرح بہاتی ہیں - جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں

DOAN'S DINNER PILLS

بارہ آنہ والی

قیمت ۸ر اور ۱۲ر بارہ آنہ والی شیشی میں ۳ گنا گولیاں ہیں جو ۸ر آنہ والی شیشی کی گولیوں سے بچتی ہیں سب دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ڈون پی - او - باکس ۳۰ بمبئی کے پاس سے

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً گم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھا جن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ کھر جواسکیزر - چنبل - داد - اور جلد کی سب طرح کی سوزش نمکین شنبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے - تمام دوا کاندار کے پاس قیمت ۱۲ر معہ روپیہ فی ڈبیا -

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جسکے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں - اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور ورم و گلٹی کا خطرہ فور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہو گا - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اتر نا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم اشاعت و ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ ایک روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کر یا سیکھنے کا ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت (نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار مع نرخ اجرت سے مطلع فرماویں -

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہار وں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری ہو ایضیوں کی آہ و زاری آجکل دیکھا دیکھی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے تو الٹے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ محبوب معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ تو الٹے تناسل انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہو نگے اور ہر قسم کی باہ کی شکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگا کے پھر پسند ہو طلب فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ للعہ

طلاء طلسمی - پیرانہ سال کے انتشار اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خود کشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت چھ ماشہ دو روپیہ ۲ر

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸ر

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

آریہ دھرم ۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت ازبام کر دیا ہے خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۸ؔ ۔ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲ؔ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲ؔ ۔ نور القرآن حصہ دوم ۔ عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۸ؔ ۔ فیصلہ آسمانی قیمت ۲ؔ ۔
ایڈیٹر الحکم کی تالیفات ۔ تفسیر القرآن پارہ اول ۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ (۸ؔ) سلک مروارید حصہ اول سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے ۔ قیمت ۸ؔ ۔ حصہ دوم ۸ؔ ۔ حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲ؔ ۔ برہان الحق قیمت ۳ؔ ۔ محامد المسیح قیمت ۳ؔ ۔ خطبات کریمیہ قیمت ۸ؔ ۔ تفسیر سورہ تبت قیمت ۳ؔ ۔ نمونہ قرآن مجید ۳ؔ

المشتہر
منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہوگئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے ۔ شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسایل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی ۸ؔ محصولڈاک ۱ؔ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

تہذیب نسواں اور استخفاف شریعت

لاہور کے زنانہ اخبار تہذیب نسواں پر نکتہ چینی اور تنقید کے لئے میں نے کبھی قلم نہیں اٹھایا اور حمیت مردانہ کے خلاف سمجھا کہ اس کی کسی غلطی پر اسے مد مقابل بناؤں مگر اب جبکہ سیّد **ممتاز علی** صاحب نے نئی تحریک کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھکر **استخفاف شریعت** کے جرم کا ارتکاب کیا ہے تو میں گناہ سمجھتا ہوں کہ

چپ رہوں

تہذیب نسواں میں نئی تحریک سو جنسی کی تحریک ہے جو **تعدد ازدواج** کے مسئلہ کی مخالفت میں سیّد صاحب نے **ایجاد** کی ہے اس سجنسی کی پیدائش پر اولاً سیّد صاحب نے **ہمدردی** کے حس کا فلسفہ بیان کیا ہے کہ وہ خوبی کسے سخنے پیدا کرتا ہے اور پھر اس تحریک کو سجنسی کا نام اس لئے دیا ہے کہ اپنی جنس کی بھلائی کو خوبی سے ادا کیا جاسکے۔ اسی مسئلہ کے متعلق انھوں نے لکھا ہے کہ

"ہم چاہتے ہیں کہ اس تحریک کو جسے ہم آیندہ سے ہمیشہ سجنسی تحریک کہینگے مستورات کی پوری کوشش پوری توجہ اور پوری ہمدردی سے مدد ملے"

اس طرح پر گویا سیّد صاحب اپنے زنانہ اخبار کے ذریعہ مسلمانوں کی بہو بیٹیوں میں **استخفاف شریعت** کا مذاق پیدا کرنا چاہتے ہیں اس سے پہلے تہذیب نسواں میں بعض اسلامی مسایل پر مختلف رنگوں میں نکتہ چینی کی گئی ہے مگر اب **تعدد ازدواج** کے مسئلہ کو جو قانون قدرت اور شریعت کے موافق اسلام کا ایک مایہ ناز مسئلہ ہے) حقیر اور ذلیل ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس طرح پر اسلام پر دوسرے لوگوں کو اعتراض کا موقع دیا جاتا ہے لاہور میں ایک گروہ اس قسم کے مسلمانوں کا پیدا ہوا تھا اور اب بھی اس فرقہ کے لوگ موجود ہیں جو قرآن شریف کی اصلاح اور ترمیم اسی طرح کرنا چاہتے تھے جس طرح آئے دن ضابطہ دیوانی اور فوجداری میں ہوتی رہتی ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ سیّد صاحب کو بھی ان سے اُنس ہو اور اسی مذاق پر آپ نے قرآن کریم کی ترمیم کی

یہ عملی صورت اختیار کی ہو

میں نہیں سمجھتا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو سیّد کہتا ہے تعدد ازدواج کے مسئلہ کی مخالفت کرتے ہوئے اسے کیوں شرم نہیں آتی۔ جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے **عمل** اور اسوہ حسنہ سے **تعدد ازدواج** کے مسئلہ کی عظمت اور ضرورت کو دکھا دیا ہے۔ اور میں اگر غلطی نہیں کرتا تو ایک سیّد کے گوشت پوست اور خون و ہڈی میں اس

عمل تعدد ازدواج کی آمیزش ہے۔

تہذیب نسواں زنانہ اخبار ہے اور وہ لڑکیوں کی اصلاح یا تربیت کی خاطر جاری کیا گیا ہے اس کے پڑھنے والیوں میں کنواری لڑکیاں بھی ہیں اور شادی شدہ عورتیں بھی۔ اس قسم کے مضامین پڑھکر قطع نظر اس کے کہ وہ اسلامی شریعت کی نسبت کیا خیال کریں اور کیا ہیں۔ ان کے دل پر کیا اثر ہوگا۔ وہ مردوں کی نسبت اچھے خیالات رکھیں گی یا بدظن ہونگی۔

نکاح ثانی کا نام **عالمگیر وبا** رکھا گیا ہے اور ماؤں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ متفق ہوکر عہد کریں کہ کسی شخص کو اپنی لڑکی نہ دیں جس کی بیوی بچے پہلے سے موجود ہوں اس کو **ثواب** کا کام کہا گیا ہے۔ اس سے بڑھکر شریعت کا استخفاف اور کیا ہوگا کہ وہ فعل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے عمل سے ثابت ہے اُس کی مخالفت کو **کار ثواب** کہا جاتا ہے کیا یہ **اسلام** اور مسلمانی ہے آہ!

مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب

اگرچہ سیّد **ممتاز علی** نے اپنے مضمون میں ذکر نہیں کیا مگر میں نے ایک معتبر اور معزز شخص سے سنا ہے کہ اس مسئلہ کی مخالفت میں سیّد صاحب کو یہاں تک غلو ہے کہ وہ تعدد ازدواج کا نام معاذ اللہ زنا رکھدینے سے بھی نہیں ڈرتے۔

تعدد ازدواج کا مسئلہ فطرت کی جن ضرورتوں کو مدنظر رکھکر اسلام نے جاری کیا اور جن خرابیوں کا اس کے ذریعہ سدباب ہوا اور ہوتا ہے اس سے اگر سیّد ممتاز علی صاحب ایسے ہی بے خبر ہیں تو میں انھیں اس عالمانہ مضمون کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو سید ممتاز علی صاحب کے امام سجاد حیدر بی اے کے مضامین کے جواب کے سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے لکھا تھا۔ اگر وہ اس کے جواب میں کچھ لکھنا چاہتے ہیں تو کسی پمفلٹ یا اسلامی اخبار کے ذریعہ سے لکھیں۔ مستورات میں ایسے شرمناک خیالات پیدا کرنے کہاں کی دانشمندی اور ہمدردی ہے۔ میں انھیں مشورہ دیتا ہوں کہ وہ تہذیب نسواں کو ایسے مضامین سے پاک رکھیں۔ تہذیب نسواں میں عام طور پر تربیت و تعلیم کے مضامین نکلنے چاہئیں مہتم بالشان مسایل پر بحث کرکے مستورات کو اُن کے فیصلہ کے لئے **جج** بنانا سید صاحب کی روشن خیالی کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ تعدد ازدواج کو تو سیّد صاحب روکتے ہیں تو کیا اس کی بجائے وہ زناکاری کا بازار گرم کرنا چاہتے ہیں اور اس سے شریف گھرانوں کی رہی سہی حالت کو خراب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

سیّد صاحب تہذیب نسواں کے ذریعہ مسلمان مستورات کی زینت اور تعلیم اسلامی طرز سے کرنا نہیں چاہتے بلکہ انھیں گونہ ولایتی تہذیب کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتے ہیں اور یہ امر ان لوگوں سے مخفی نہیں جو تہذیب کو متوازن پڑھتے ہیں۔

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ سید صاحب نے (جن کے جد امجد کے گھر میں تعدد ازدواج کے نمونے موجود ہیں) اس مسئلہ کو چھیڑکر مستورات کے اخلاق کو بگاڑنے کی تحریک کی ہے اور قرآن شریف کا استخفاف کیا ہے۔ اس جگہ ضرورت نہیں کہ **تعدد ازدواج** کے مسئلہ پر فلسفیانہ بحث کی جاوے یا اس کی ضرورت کا اثبات کیا جاوے۔ زمانہ نے ان لوگوں کے منہ سے بھی اس مسئلہ کی عظمت کا اقرار کرا دیا ہے جو اس کے سخت **مخالف** تھے مگر افسوس ہے سید ممتاز علی پر کہ انھوں نے مسلمان کہلاکر اور **آل رسول** ہوکر اس پر حملہ کیا ہے اور اس لحاظ سے یہ حملہ

قرآن شریف اور **حامل قرآن مجید** (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کی ذات پر ہے امید ہے وہ اس فعل سے توبہ کرینگے اور آیندہ اس قسم کے مسایل اور تحریکوں سے اپنے اخبار کو پاک رکھینگے جو اسلام پر حملہ کے رنگ میں ہوں اور اگر انھوں نے عذر گناہ بدتر از گناہ کیا تو مجھے بہت شرح و بسط سے لکھنا پڑے گا۔

ہم کس سے مانگیں

مانگیں اس سے جس کو سوالی کی حالت اور سوال کا علم ہو اُس سے جسکو دینے کی طاقت ہو۔ اُس سے جو سوال کرنے سے غضب میں نہ آوے۔ اُس سے جو بڑا حکیم (سائل کی بہتری کو جانتا ہو) ہو۔ پھر اُس سے جو اپنے دیئے سے مستفید بھی کرسکے۔

بھلا پھر وہ کون ہے۔ وہ وہی ہے جو علیم بذات الصدور ہے۔ وہ وہی ہے جو لہٗ ما فی السموات و الارض ہے۔ اور ان من شیءٍ الا عندنا خزائنہٗ کا مصداق ہے۔ وہ وہی ہے کہ لا یسئل عما یفعل و ھو علےٰ کل شیءٍ قدیر۔ وہ وہی ہے جس نے کہا اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ اور ادعونی استجب لکم۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی ذات پاک کے لئے کہا ھو الحکیم الخبیر۔ وہ وہی ہے جو یمتعکم متاعاً حسناً۔ پس سوال کیا جانے کے لایق وہی ایک ذات جامع جمیع صفات کاملہ ہے۔

لنگرخانہ کی طرف توجہ چاہیے

لنگرخانہ کی ضروریات پر ایک سے زیادہ مرتبہ توجہ دلائی گئی ہے۔ لنگرخانہ کے اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں اور قحط سالی کے سبب سے اور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب یکمشت چندے لنگرخانے کے لئے دیں اور ماہواری چندے اپنے وقت پر ادا ہوتے رہیں تاکہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے اوقات گرامی میں تشویش کی وجہ سے ہرج واقعہ نہ ہو۔ اس تحریک کو معمولی اور عام نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ ڈیپوٹیشن جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت کے لئے نکلا ہے اُسکے مقاصد میں لنگرخانہ کیلئے یکمشت چندہ جمع کرنا بھی داخل کیا گیا ہے۔ جہاں احباب عمارت مدرسہ کیلئے چندہ دیں لنگرخانہ کیلئے یکمشت چندہ بھی دیں۔ بار بار اس قسم کی تحریکیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ لنگرخانہ سب سے اوّل نصب العین رہنا چاہیے۔ یاد رہے لنگرخانہ کیلئے جسقدر روپیہ بھیجا جاوے وہ براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام بھیجا جاوے۔

تعلیم الاسلام عمارت فنڈ

مردان کی جماعت کی طرف سے اس سلسلہ میں جو چٹھی پہنچی ہے وہ بہت کچھ حوصلہ افزا ہے۔ ابھی بہت سی جماعتوں کی طرف سے اس امر میں کوئی اطلاع نہیں آئی۔ مگر امید ہوتی ہے کہ انشاء اللہ یہ تحریک بارور ہوگی۔ تعلیم الاسلام کی عمارت کے ساتھ جیسا کہ میں نے تحریک کی تھی میگزین کی اعانت کو قوم نے ایک جزو لاینفک سمجھ لیا ہے۔ اس سے متعلق اب زیادہ کہنے کی حاجت نہیں مگر یہ امر ہرگز فراموش نہیں ہونا چاہیے۔ کہ لنگرخانہ کو ساتھ رکھا جاوے اور یہ یکمشت چندہ تعلیم الاسلام عمارت فنڈ۔ اعانت میگزین اور لنگرخانہ کے لئے لیا جاوے۔ جن جماعتوں میں ابھی تک کوئی تحریک نہیں ہوئی۔ انہیں فوراً تحریک کرنی چاہیے۔ مردان کی جماعت نے جو فہرست بھیجی ہے وہ یہ ہے:۔

بہ تحریک چٹھی مطبوعہ آنجناب دربارہ فراہمی چندہ برائے عمارت جدید مدرسہ۔ انجمن ہذا نے ۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کو کمیٹی کر کے حسب ذیل چندہ برائے مدرسہ و امداد رسالہ مبارک میگزین کیا۔ چند احباب باقی ہیں۔ جو کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتے تھے۔

میزان [illegible] روپیہ

مدرسہ	میگزین
[illegible]	[illegible]

اُن کو چندہ کے لئے رویداد جلسہ بھیجی گئی ہے۔ اور درخواست کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انجمن ہذا [illegible] تک کی امداد اخیر جون ۱۹۰۸ء تک بہم پہنچا دیگی۔ مولا کریم اس سے زیادہ بھی کردے۔ تو عجب نہیں۔

تفصیل چندہ حسب ذیل ہے

نام معہ پتہ	کل چندہ	مدرسہ	میگزین	کیفیت
(۱) خاکسار محمد یوسف اپیل نویس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بذریعہ چار اقساط ماہ مارچ تا جون
(۲) میرزا میر احمد صاحب عرضی نویس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
(۳) میرزا میر اکبر صاحب اپیل نویس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
(۴) عبدالکریم صاحب پٹواری حال قائمقام گرداور تنخواہ ماہ مارچ				
(۵) حافظ اللہ خان صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مارچ میں
(۶) ملک محمود خان صاحب میر مجلس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وصول
(۷) بابو ہدایت اللہ صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بذریعہ چار اقساط
(۸) بابو روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رر
(۹) غلام غوث صاحب داخل باقی نویس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ماہ مارچ
(۱۰) عبدالمطلب صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رر
(۱۱) سید حسن شاہ صاحب نیلام نویس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۲) بابو محمد شریف صاحب مارکر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وصول
(۱۳) مرزا غلام حیدر صاحب پٹواری نہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ماہ مارچ ۱۹۰۸ء میں
(۱۴) مرزا احمد علی صاحب محاسب دائین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بذریعہ چار اقساط مارچ تا جون
(۱۵) مولوی عطاء اللہ صاحب اسماعیلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مارچ۔ اپریل
(۱۶) شیخ دین محمد و نیاز دین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار اقساط مارچ تا جون
(۱۷) عبدالحکیم صاحب سوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رر
(۱۸) میر دل خان صاحب اپیل نویس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رر
(۱۹) محمد شریف صاحب حوالدار	[illegible]	[illegible]	.	مارچ۔ اپریل
(۲۰) مرزا رمضان علی صاحب محرر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار اقساط مارچ تا جون
(۲۱) مرزا غلام قادر صاحب عرضی نویس مفصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رر
(۲۲) مولوی حسین صاحب بالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وصول [illegible] باقی [illegible]
(۲۳) مرزا افضل الدین صاحب پٹواری نہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بذریعہ چار اقساط مارچ تا جون

کل [illegible] مدرسہ [illegible] میگزین [illegible]

اس میزان میں عبدالاکبر خان [illegible] کی تنخواہ مارچ کی تعداد شامل نہیں۔ کیونکہ ابھی معلوم نہیں کہ اُن کو تنخواہ قائمقامی کتنی ملیگی۔ جو احباب شامل نہیں ہوئے۔ وہ جو چندہ لکھینگے اُن کی اطلاع پھر دے جاویگی۔ تحریک ہو۔

(دستخط) محمد یوسف اپیل نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ مردان
۲۲ فروری ۱۹۰۸ء

ظاہری گورنمنٹ کے امکان سے یہ امر بہت بعید ہوتا ہے کہ گناہ اور جرائم کا پورا اور خاطر خواہ انسداد کر سکے۔ کیونکہ ظاہری گورنمنٹ کے قوانین کا اثر ارتکاب جرائم کے بعد ہوتا ہے۔ دلوں کے وسوسے اور اندرونی حالات کا احاطہ گورنمنٹ ظاہری نہیں کر سکتی یہ کام روحانی گورنمنٹ ہی کا حصہ ہے جو کہ دلوں پر حکومت کرتی ہے۔ مثلاً بدنظری سے دیکھنا جو کہ زنا جیسے خطرناک گناہ کا پیش خیمہ ہے اسکے واسطے ظاہری گورنمنٹ کی طرف سے کوئی قانون نہیں ہوتا۔ مگر باطنی گورنمنٹ اس سے بھی پہلی حالت یعنی خیال بد پر بھی حکومت کرتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم

ایڈیٹوریل نوٹس

مین الحکم مین ایک خصوصیت پیدا کرنی چاہتا ہون

الحکم اس وقت جاری ہوا جب قوم مین ابھی قومیت کا اثر بالکل ہی نہ تھا حضرت حجۃ اللہ کے دعوی مسیحائی پر دس سال بھی نہ گذرے تھے۔ احمدیون کی تعداد سینکڑون تک محدود تھی۔ اور وہ بھی غریب اور سیدھے سادے مسلمان جو اخبار بینی سے نا آشنا اور اخباری ضروریات سے بے خبر تھے۔ اس وقت سلسلہ کا کوئی اخبار تھا اور نہ کسی کو اجرا کا خیال تھا مین نے اسی حالت مین اخبار کو خدا تعالے کے فضل وکرم سے توفیق پاکر بے سروسامانی مین جاری کر دیا۔ شان ربوبیت نے اپنی تجلی ظاہر کی۔ اور الحکم کو قوم کے لئے ایک خوشگوار نعمت بنا دیا۔ یہ اس کا فضل ہے۔ جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب اسی قوم مین متعدد رسالے ہاہوار اور ایک اخبار ہفتہ وار جاری ہے۔ اور سب اپنی اپنی جگہ کامیابی سے ہی چل رہے ہین۔ الحکم کے مضامین کی ترتیب وقتی ضرورتون کے ماتحت رہی۔ اغراض قوم اور سلسلہ کے لئے جس قسم کے مضامین کو ضروری سمجھا الحکم نے ان پر اپنی ہمت اور سمجھ کے موافق قلم اٹھایا اور جس حد تک وہ ان مین کامیاب ہوا۔ وہ خدا کے فضل سے اور تائید سے ہوا اور قوم سے یہ امر مخفی نہین ہے۔ ان امور کی تفصیل جو صاحب دیکھنا چاہین۔ وہ الحکم کے پچھلے دس گیارہ سال کے فایل پڑھین انہین معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس کا مطمح نظر کیا رہا ہے؟

انصاف۔ کا فرض جو کچھ مین سمجھتا ہون مین نے اسے بحمد اللہ مد نظر رکھا ہے۔ یہ کہنے کی مین جرأت نہین کرتا کہ اسکو مین نے کماحقہٗ پورا کیا ہے۔ لیکن مین یہ کہونگا۔ کہ مقاصد اخبار کو نظر انداز نہین ہونے دیا۔ اس لئے آئندہ کے لئے بھی مین یہ چاہتا ہون۔ کہ جب تک مجھے اس خدمت کا فخر حاصل رہے یہ ضروری ہے۔ کہ

قومی ضروریات

کا سوال نظر انداز نہ ہو۔ قومی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ قوم کو ان ضروریات مشترکہ سے آگاہ کرے جنکا اثر اجتماعی طور سے قوم پر پڑتا ہے۔ اور قومی حقوق کی حفاظت اس کے پیش نظر رہے۔ اس لحاظ سے الحکم کبھی ان مضامین پر بھی قلم اٹھاتا ہے جو بظاہر پولیٹکل مضمون ہوتے ہین۔ اس لحاظ سے الحکم کی ترتیب مین یہ امر ہمیشہ مد نظر رہیگا۔

اس لئے مین چاہتا ہون۔ کہ الحکم اپنی اسی خصوصیت کو قایم رکھے۔ بعض اوقات بعض احباب جو ان حالات سے ناواقف ہوتے ہین۔ لکھ بھیجتے ہین۔ کہ قومی ضروریات پر بار بار تحریکین کرنے سے کیا فائدہ؟ وہ نہین سمجھتے اور نہین جانتے کہ قوم کے قوم بننے کے لئے کن باتون کی ضرورت ہوتی ہے خصوصًا کسی قوم کی ابتدائی حالت مین۔ بناءً علیہ مین جن باتون کو ضرورت قوم سے وابستہ پاؤنگا۔ ان پر اپنی رائے لکھ کر پیش کرونگا۔ اور وہ امر بحث مین آکر خود صاف ہو جائینگے۔ اس واسطے کہ اب احمدیون مین ایک جدید تمدن کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ دوسرے الفاظ مین یہ کہو کہ اصل اسلامی تمدن کا احیا ہو رہا ہے۔ اس قسم کے مضامین جب الحکم مین شایع ہون ان پر ازادی سے بحث ہو۔ اور مختلف انجمنون مین اسپر غور کیا جاوے اور پھر اگر وہ قابل تسلیم ہون۔ تو اسپر عمل کیا جاوے۔ والا فلا۔ مین امید کرتا ہون کہ اہل الرائے بزرگ ایسے مضامین پر اپنی نقاد طبع کے جوہر دکھانے سے بخل نہ کیا کرین گے۔

سرحدی مہم اور علماء کا فرض

سرحدی مہم کا اگرچہ ذکا خیل کی تادیبی خاتمہ ہی ہوگیا ہے مگر اخبار بین پبلک خوب جانتی ہے۔ کہ اسی مہم کی وجہ سے جان ومال کا کسقدر نقصان ہوا اور تشویش وفکر مزید برآن۔ یہ سب کچھ کیون برداشت کیا جاتا ہے محض اس لئے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس کی رعایا کا جان ومال محفوظ رہے۔ افسوس اگر مسلمانون کے علماء اور مشایخ اور خصوصًا سرحدی ملان اس امر سے واقف ہوتے کہ فساد فی الارض ایک خطرناک گناہ ہے تو وہ اپنے زیر اثر جہلاء کو سمجھاتے کہ اس طرح پر اسلام بدنام ہوتا ہے اور غیر قومون کو اسپر اعتراض کا موقع ملتا ہے۔ یہ کیسی شرمناک حرکت ہے ان سرحدی ملاؤن کی جو گورنمنٹ انگلشیہ ایسی مہربان اور عادل گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کا فتویٰ دیکر لوگون کو اکساتے اور میدان جنگ مین خون کی ندیان بہاتے ہین۔ اسلام ایسے فسادون سے بیزار ہے ڈاکہ زنی اور لوٹ مار مسلمانون کا کام نہین ہے۔ یہ لوگون کا مال بالباطل کھانا ہے پس اگر مسلمان گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانون کو محسوس کرتے ہین اور انہین کرنا چاہئے اور وہ یقین رکھتے ہین۔ کہ ایسی شورشین اور بیہودہ حرکتین اسلام کو بدنام کرنے والی ہین۔ تو ان کے سرگروہ علماء کو چاہیئے کہ وہ ایک فتویٰ تیار کرین جس مین ایسی لڑائیون سے غازی بننے کے شوریدہ سر خواہشمندون کو ڈرائین۔ ایسے فتوی پر ہر فرقہ کے علماء اور مشایخ کے دستخط ہونے چاہئین اور کثرت کے ساتھ اُسے عربی۔ فارسی۔ اور پشتو مین چھپوا کر سرحد پر تقسیم کیا جاوے۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے ایک رسالہ جہاد اور گورنمنٹ۔ چھپوا کر پہلے بھی تقسیم کرایا تھا۔ اور کمشنر صاحب پشاور نے اس خدمت کو بہت قابل قدر سمجھا تھا۔ بہرحال سرحد پر امن قایم رکھنے کے لئے اگر مسلمان علماء اور مشایخ یہ طریق اختیار کرین۔ تو یقین ہے کہ ہمیشہ کے لئے امن کی صورت نکل آوے کیونکہ شوریدہ سر غازی ملاؤن کے زیر اثر ہین اس رسالہ مین کھول کھول کر بتایا جاوے کہ ایسی جنگین اور لوٹ مار خدا تعالی کی صریح نافرمانی اور ظلم اور فساد فی الارض ہے۔ خدا تعالے اور اس کا رسول ان باتون کو ہرگز پسند نہین کرتا۔ اور ایسے لوگ ہرگز ہرگز خدا تعالے کے نزدیک مقبول نہین۔ بلکہ وہ خون ناحق کے مجرم اور فساد فی الارض کے مرتکب ہین۔ خدا کرے کہ ہمارے علماء اس بات کو سمجھین اور ان ضروریات کو محسوس کرین۔

اطلاع

مین گذشتہ اشاعت مین اس بات کو شایع کر چکا ہون کہ اضافہ کے لئے ۱۰/ مارچ کا الحکم وی پی ہوگا۔ اب دوبارہ پھر شایع کیا جاتا ہے۔ کہ اضافہ چندہ سردست ان لوگون سے جن کی قیمت پہلی شرح سے وصول ہو چکین ہین۔ وصول کیا جائیگا اس مطلب کے لئے ۱۰/ مارچ ۱۹۰۸ء کا الحکم ان سرپرستان الحکم کے نام ۱۰/ کے لئے وی پی ہوگا۔ جن کی سالانہ قیمتین پہلی شرح سے وصول ہو چکی ہین۔ کئی سالون سے الحکم کی قیمت وصول کرتے وقت وی پی کمیشن ایک آنہ شامل نہین کیا جا رہا جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ ۱ر کے اضافہ سے ایک آنہ زاید کا ٹکٹ لگانا پڑتا تھا۔ اس لئے وہ ایک آنہ بقایا اس مین شامل کر لیا گیا ہے اور آئندہ جن احباب کے نام سالانہ قیمت کے وی پی ہون گے انکی موجودہ قیمت مین ۱۰/ کا اضافہ ہو کر وی پی ہونگے۔ لہذا تمام سرپرستان الحکم کی عام اطلاع کے لئے یہ چند سطرین شایع کیجاتی ہین امید ہے۔ کہ سرپرستان الحکم یہ وی پی وصول کر کے کارخانہ کی اعانت کرین گے بار بار یاددہانی کی نہ حاجت ہے نہ موقع۔ ورنہ کارخانہ واپسی وی پی کے اخراجات کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے چھوٹے چھوٹے نقصان آخر ایک معقول رقم بن جاتے ہین۔ مین الحکم کے متعلق عنقریب ایک چٹھی تمام سرپرستان الحکم کی خدمت مین بھیجنے والا ہون جسپر اگر غور کیا گیا تو مجھے امید ہی نہین بلکہ یقین ہے کہ انشاء اللہ الحکم ایک نہایت مفید جریدہ ہو سکیگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

یعقوب علی ایڈیٹر و منیجر الحکم

ڈائری

(رقم زدہ ایڈیٹر صاحب بدر)

ایک مخلص بھائی نے اپنا قصہ سُنایا۔ کہ ایک نواب ریاست نے جو شیعہ ہے اُن سے آپ کے بارے میں چند سوال کئے اور ان کے میں نے یہ جواب دئے۔

مرزا صاحب کا آلِ نبی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے ہم سُنتے ہیں کہ وہ اُن کی توہین کرتے ہیں۔

اُنھوں نے جواب دیا۔ کہ اُن کا ایک شعر ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دوم یہ کہ یزید کے بارے میں اُن کی کیا رائے ہے اُنھوں نے یہ شعر پڑھا ؎

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقعہ نہ پایا۔ تو پوچھا۔ کہ تم اُن کے نہ ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہو اُنھوں نے کہا کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہئے اور جو کچھ اہل سنت و شیعہ سمجھتے ہیں پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہیں اُنھوں نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اسپر دوسرے روز فرمایا۔ کہ اس کی تشریح کر دینا تھا۔ کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں اُن کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے۔ جبھی تو لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اصل میں یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھکر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے یہ اس لئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کر سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دئیے گئے۔ پس ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کہ یہ کس بات کا دعوے کرتے ہیں۔ آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوۃ کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھکر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں۔ کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھکر ہو۔ ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہئے۔

فرمایا۔ آریہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی زندگی پوتر نہیں تھی۔ یہ اُن لوگوں کی سخت غلطی ہے کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔

پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے دیکھو ابوجہل نے مباہلہ کیا تھا۔ کہ جو ہم میں افسد للقوم اور اقطع للرحم ہو۔ اُسے ہلاک کر۔ وہ اسی روز ہلاک ہو گیا ایسا ہی خسرو پرویز۔ وہ تو خدا کی بات ہے خود اُس کے گھر میں ایک شخص نے آنحضرت صلعم کے ایک غلام سے مباہلہ کیا۔ مدت مقررہ کے اندر مر کر گواہی دے گیا۔

پھر اُسی آریہ نے لکھا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہے جس سے اللہ کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوں۔

فرمایا۔ یہ سچ ہے اور اس میں بھی اسلام ہی کی فتح ہے یہ آریہ اللہ کے رحیم و غفور ہونے کے قائل نہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی مقدمہ میں پھنس جائے۔ تو یہ دل سے چاہتا ہے کہ خواہ پہلے قصور کیا مجھے حکم بخشدے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی فطرت چاہتی ہے کہ اس کا حاکم غفور رحیم ہے پھر باوجود اسکے اللہ کی اس صفت سے انکار ایک ہٹ دھرمی ہے۔

کامیابی کا راز

(۱) مخدومنا حضرت حکیم الامت فرمایا کرتے ہیں کہ کسی امر کے حصول کی کوشش کے وقت خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی امور ذیل کا خیال رکھنا کامیابی کی کلید ہے

(۱) اور خیالات سے خالی الذہن ہو کر اُسی خاص کام میں مستغرق ہو جانا۔

(۲) خاص نشاط اور خوشی سے اُس کام کو دلی شوق سے کرنا۔

(۳) اس کام کے کرنے میں کسی قسم کی کوئی روک باقی نہ رہنے دینا۔ رکاوٹوں کا دور کر لینا۔ گویا تیرتا ہوا جا رہا ہے۔

(۴) دل میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لیجانے کے خیال کا بھی موجزن ہونا۔

(۵) پھر ایسی سعی بلیغ ہو کہ خود موجد بن جاوے۔ اور ایسا غور و خوض ہو اور ایسی تدابیر سوچتا رہے کہ اس کام میں نئی نئی ایجادیں کر لے۔

ان پانچوں اصول کو قرآن شریف نے عبارت ذیل میں بیان فرمایا ہے۔

(۱) والنّٰزعٰتِ غرقًا۔ (۲) والنّٰشطٰتِ نشطًا
(۳) والسّٰبحٰتِ سبحًا۔ (۴) فالسّٰبقٰتِ سبقًا
(۵) فالمدبّرٰتِ امرًا۔

فرمایا کہ اس طرزِ ادا میں ایک عجیب نقطہ یہ بھی ہے کہ اول تین طرزوں پر لفظ واؤ آیا ہے اور بعد کی دو طرزوں پر لفظ فا آیا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلی تین طرزوں پر انسان جب خود کوشش اور سچی سعی کر کے کاربند ہو جاتا ہے تو آخری دو نو باتیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام جو نتیجہ ہوتا ہے پہلی کوشش کا عطا کر دی جاتی ہیں۔ اور یہ دو نو بطور انعام انسان کو خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں

ضرورت دعا

جملہ برادران احمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری عرض ہے کہ میرا ایک عزیز بھائی جو سلسلہ میں داخل ہے۔ چند یوم سے مرض لقوہ میں مبتلا ہے۔ رب جہان بلکہ اسکے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے نجات عطا فرماوے اور صحت کامل ہو جاوے آمین ثم آمین (خاکسار برکت علی خان محرر الحکم)

(۲) منشی غلام محمد صاحب پھلواری اپنے لڑکے کے لئے جو امتحان انٹرنس دینے کو گیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہیں۔ ایسا ہی تعلیم الاسلام قادیان کے ۱۶ لڑکے بھی امتحان کو روانہ ہو چکے ہیں ۲۰ مارچ سنہ ء سے امتحان شروع ہے۔ ناظرین ان کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرماوے۔ آمین

(۳) ایڈیٹر الحکم کا عم زاد بھائی مبارک اسمٰعیل بھی شامل امتحان انٹرنس ہوا ہے اسے بھی احباب شامل دعا رکھیں۔

حمو ۱!۱ ایڈیٹر

کلماتِ طیباتِ امام الزمان سلمہ الرحمان

۳۔ مارچ ۱۹۰۸ء قبل از عصر

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میں نے پیشتر بذریعہ خط کے بیعت کی ہوئی ہے۔ کیا وہی کافی ہے۔

فرمایا کہ ہزاروں آدمی ہیں کہ اُن بے چاروں کو دُنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے۔ اور اُنھوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کی اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی تو اُس کی بیعت بے فایدہ ہے اور اُس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اُس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ دیکھو مولوی عبد اللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر اُن پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ اُن کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر اُنھوں نے اُف تک نہ کی ایک چیخ تک نہ ماری۔ بلکہ اُن کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاویگا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دُکھ کی جو خدا کیواسطے اُن پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہکر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل۔ عالم اور محدث تھے۔

سُنا ہے کہ جب اُن کو پکڑ کر لے جانے لگے تو اُن سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مِل لو اُن کو دیکھ لو مگر اُنھوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت۔

بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ کہ میں ایک مسجد کا مُلاں تھا۔ آپ کی بیعت کرنے کی وجہ سے لوگ مجھ سے ناراض ہیں مخالفت کرتے ہیں غرض مجھے بیعت کیوجہ سے سخت تکلیف ہے۔ حالانکہ اس آزادی اور امن کے زمانہ اور سلطنت میں اُن لوگوں کو کوئی تکلیف ہی کیا پہنچا سکتا ہے زیادہ سے زیادہ کسی نے زبان سے گالیاں نکال دی ہونگی۔ تو ان باتوں سے ہوتا بھی کیا ہے مگر وہ اس کو تکلیف سمجھتے ہیں۔ اور شکایت کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف پہنچی غرض بعض لوگ ذرا سی مخالفت کی بھی برداشت نہیں کر سکتے اصل میں اُنھوں نے بیعت کی حقیقت ہی کو نہیں سمجھا۔

ایک بیرسٹر صاحب سے ملاقات

۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو قادیان میں ایک بیرسٹر صاحب تشریف لائے تھے جن کا نام نامی مسٹر فضل حسین صاحب ہے ان کے ساتھ ہی میاں حسین بخش صاحب پنشنر رئیس بٹالہ بھی تھے۔ حضرت اقدس سے بھی ملاقات ہوئی اثنائے گفتگو میں بعض باتیں ایسی تھیں جو نہایت مؤثر اور اس زندہ ایمان کا ثبوت تھیں جو حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ پر ہے اس لئے میں اس حصّہ کو یہاں درج کرتا ہوں۔

آریوں کے متعلق ایک سلسلہ گفتگو میں مسٹر فضل حسین نے کہا

مسٹر فضل حسین۔ آریوں نے اپنا یہ اصل قرار دیا ہے کہ جب تک بہت سی پابندیاں دور نہ ہوں قومی ترقی نہیں ہو سکتی۔

حضرت اقدس۔ یہ غلط خیال ہے ترقی کا یہ اصول نہیں ہے اسلام نے کیسے ترقی کی کیا بے قیدی اور آزادی سے یا پابندی شریعت اور اطاعت سے۔ بعض مُسلمانوں کو بھی ایسا ہی خیال ہو رہا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بے قیدی سے ترقی ہو گی مگر میں اس راہ کو سخت مضر اور خطرناک سمجھتا ہوں مسلمان جب ترقی کرینگے خدا پرستی سے کریں گے جس طرح پر اوایل میں اسلام نے ترقی کی وہی خدا اب بھی موجود ہے۔ میری جماعت ہی کو دیکھو۔ مجھے کافر و دجال بنایا گیا۔ میرے قتل کے فتوے دئے۔ راہ و رسم بند کیا مسلمان میرے دشمن ہو گئے۔ یہاں تک فتوے دیکر کوئی مسلمان ہم سے کشادہ پیشانی سے بھی پیش نہ آئے مگر آپ ہی بتائیں اس مخالفت کا کیا نتیجہ ہوا؟ اب میری جماعت چار لاکھ کے قریب ہے جس میں ڈاکٹر ہیں حکما ہیں۔ وکلا ہیں۔ تاجر ہیں ہر پیشہ اور طبقہ کے لوگ موجود ہیں۔ یہ مخالفت ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے خدا داری چہ غم داری۔

میں تو یہی ایمان رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر اسے نہ چھوڑے تو ساری دُنیا اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر خالص سونا لینا ہو تو پابندی شریعت سے ملیگا ہاں اگر راس المال بھی کھونا ہو تو پھر بے قیدی اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کے لئے اگر کوئی بات نہ ہو تو کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ دیکھو لاجپت رائے کی گرفتاری پر اخباروں میں آریوں کی طرف سے کیا نکلا یہی کہ ہمارا تعلق نہیں۔

بیرسٹر۔ آریوں کے نزدیک اس وقت مصلحت وقت یہی تھی۔

حضرت اقدس۔ یہ کیا مصلحت وقت تھی یہ تو بُزدلی ہے۔ صحابہ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت کے صحابہ ذبح ہو گئے مگر حق کہنے سے نہ رُکے اُنھوں نے ایسی کشورکشائی کی کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ ان میں اخلاص تھا۔ صدق اور وفا تھی اس قسم کے مصلحت اندیش دہرے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ پر وثوق رکھتے ہیں اور خدا کے لئے ایک بات کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت آئے گی اس لئے وہ ایسا نہیں کرتے کہ حق بات کے کہنے سے رکیں۔ مجھسے اگر سوال ہو کہ تم مسیح موعود کا دعوےٰ کرتے ہو تو پھر میں بتاؤں کہ اس کا کیا جواب دیتا ہوں۔ سوا صدق اور مردانہ ہمت کے کام نہیں چلتا ہم پر اسقدر مقدمے کئے گئے مگر ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان باتوں سے ڈر کر ہم نے قدم پیچھے ہٹایا۔ یہ تو شرک ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ

خدا ہے اور وہ اپنے مخلص بندوں کی مدد فرماتا ہے

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اسلام ہی ایک مذہب ہے جس سے یہ جوہر پیدا ہوتا ہے۔ یہ لوگ ملک و ملت کے دشمن ہیں۔ ان کی صحبت سے بچنا چاہیئے۔ **گورنمنٹ کے ہم مسلمانوں پر بہت بڑے احسان ہیں ہمارا فرض ہے کہ اس کی شکر گذاری کے لئے ہر وقت طیار رہیں۔**

بیرسٹر۔ میںنے فلسفہ پر بہت سا وقت ضائع کیا ہے۔ اور میںنے دیکھا ہے کہ ان کا فلسفہ کمزور ہے۔

حضرت اقدس۔ پھر ہم تو یہ کہتے ہیں۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیاں ۔ حکمت ایمانیاں راہم بخواں

بیرسٹر۔ ہاں ان میں ایثار نفس ہے۔

حضرت اقدس۔ میں اس بات کو نہیں مانتا میں تو یہ جانتا ہوں

انما الاعمال بالنیات

کیا چوروں میں باہم وفاداری کے تعلقات نہیں ہوتے۔ ایک خود پھنس جاتا ہے مگر دوسرے کو بچانا چاہتا ہے۔ کنچریوں میں بھی ناپاک تعلقات کے رنگ میں ہمدردی اور ایثار کا اظہار کیا جاتا ہے مگر کیا ان باتوں میں کوئی خوبی ہو سکتی ہے؟ اس لئے کہ ان تعلقات کی بنا خدا کے لئے نہیں ہوتی۔ سچا اور پاک تعلق جو ہوتا ہے اس کے نمونے اسلام میں پاؤ گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر جو محبت ہوتی ہے وہ صرف اسلام ہی میں ہے۔

بیرسٹر۔ عملی حالت کو دیکھنا چاہیئے۔

حضرت اقدس۔ یہ تو سچ ہے کہ عملی حالت کو دیکھنا چاہیئے مگر پہلے نیت بھی تو دیکھو آپ تو قانون دان ہیں قانون میں بھی نیت کا سوال ہوتا ہے ظاہری ترقیات سے یہ کبھی نتیجہ نہیں ہوا کرتا کہ نیک نیتی بھی ہی بعض ظالم طبع لوگ ایسے بھی گذرے ہیں کہ اُنھوں نے عالمگیر سلطنتیں پیدا کر لی تھیں مگر لوگ لعنت بھیجتے ہیں اسواسطے یہ بالکل سچی بات ہے کہ انما الاعمال بالنیات۔

خیر یہ ترقیاں بھی نظر آجاینگی اور انکی حقیقت کھل جائیگی۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر جو کچھ ظاہر کیا ہے اور جس کی میں پیشگوئی کر چکا ہوں کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے جو یہ تباہ ہو جاینگے۔ ایسی ترقیوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ترقی وہی مبارک ہوگی

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۵ مارچ ۱۹۰۸ء بوقت سیر

مولوی ابورحمت صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ حضور کرشن جی مہاراج کا مذہب جیساکہ خود ان کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے ان کے زمانہ کے عام اہل ہنود سے الگ تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایاکہ یہ واقعی اور صحیح بات ہے کہ بعد کے لوگ بزرگون کی تعلیم کو بوجہ امتداد زمانہ بھول جاتے ہین اور انکی سچی تعلیمون مین بہت کچھ بے جا تصرف کر لیا کرتے ہین۔ اور مرور زمانہ سے ان کی اصلی تعلیم پر سینکڑون پردے پڑ جاتے ہین۔ اور حقیقت حال دنیا کی نظرون سے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ اصل بات یہی سچ ہے کہ ان کا مذہب موجودہ مذہب اہل ہنود سے بالکل مختلف اور توحید کی سچی تعلیم پر مبنی تھا۔

حضرت اقدس نے اس جگہ اپنے دو الہام بیان فرمائے۔ اول۔ یہ ہے کہ کرشن رودر گوپال تیری مہمان گیتا مین لکھی گئی ہے۔ اور دوسرا الہام یہ بیان فرمایاکہ ایک بار یہ الہام ہوا تھا۔ کہ آریون کا بادشاہ آیا۔ ایک اور خواب حضرت اقدس نے فرمایاکہ ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا۔ کہ وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک۔ کشادہ پیشانی والے ہین۔ کرشن جی نے اٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملاکر چسپان کر دی۔

ایک اور واقعہ آپ نے یون بیان فرمایاکہ خواجہ باقی باللہ صاحب کے سامنے کسی شخص نے اپنی خواب یون بیان کی کہ مین نے دیکھا ہے کہ ایک آگ ہے اور راجہ رام چندر جی اس کے کنارے پر ہین اور کرشن جی عین اس کے وسط مین پڑے ہین۔ حاضرین مجلس مین سے ایک شخص نے یون اس خواب کی تعبیر بیان کی۔ کہ چونکہ وہ دونون کافر ہین۔ اس واسطے آگ مین ہین۔ مگر ایک کا کفر کم ہے اس لئے وہ کنارے پر ہے اور دوسرا سخت کافر ہے اس واسطے وہ آگ کے بیچون بیچ پڑا ہے۔ مگر مرزا جان جانان صاحب جو کہ خواجہ صاحب کے مرید تھے انہون نے عرض کی کہ حضور یہ تعبیر صحیح نہین ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایاکہ تم کیا بیان کرتے ہو۔ اس پر مرزا جان جانان نے یون تعبیر کی۔ کہ وہ لوگ آتش محبت الہی ہے۔ دوزخ کی آگ نہین۔ رام چندر جی سالک ہین۔ اور ابھی کمال عشق حاصل نہین ہوا۔ اس واسطے ان کو کنارے پر دیکھا۔ مگر کرشن جی مجذوب ہین اور محبت الہی کی آگ جس سے غیر اللہ جل جاتا ہے اس مین ان کو کمال حاصل ہو گیا ہے۔ اس واسطے اُن کو عین بیچون بیچ مین دیکھا ہے۔

ایک اور واقعہ اسی مضمون کے متعلق حضرت اقدس نے یون بیان فرمایا۔ کہ اولیاء اللہ مین سے ایک صاحب کشف ایک دفعہ اجدھیا مین پونچے۔ وہان پہنچکر مسجد مین لیٹ گئے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ کرشن جی آئے اور ۷ روپے اُن کی نذر کئے کہ ہماری طرف سے بطور دعوت قبول کیا جاوے۔

وہ ولی اللہ صاحب چونکہ مسلمان تھے انہون نے کہا۔ کہ تم لوگ کافر ہو ہم تمہارا مال نہین کھاتے۔ تو اس پر کرشن جی نے عرض کیا۔ کہ کیا آپ موجودہ ہندوؤن سے ہماری حالت اور ایمان کا اندازہ لگاتے ہین۔ ہم ان مین سے ہرگز ہرگز نہین ہین۔ بلکہ ہمارا مذہب توحید ہے اور ہم آپ لوگون کے بالکل قریب ہین۔ علاوہ ازین ابن عربی اپنی کتاب مین لکھتے ہین۔ کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھن۔ یعنی ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے جس کا رنگ کالا تھا اور نام اس کا کاہن تھا۔

مجدد الف ثانی صاحب سرہندی فرماتے ہین کہ ہندوستان مین بعض قبرین ایسی ہین جنکو مین پہچانتا ہون۔ کہ نبیون کی قبرین ہین

غرض ان سب واقعات اور شہادتون سے اور نیز قرآن شریف سے صاف طور سے ثابت ہے کہ ہندوستان مین بھی نبی گذرے ہین۔ چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہے کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اور حضرت کرشن جی بھی اُنہی انبیاء مین سے ایک تھے جو خدا کیطرف سے مامور ہو کر خلق اللہ کی ہدایت اور توحید قایم کرنے کو اللہ کی طرف سے آئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک قوم مین نبی آئے ہین۔ یہ بات الگ ہے کہ ان کے نام ہمین معلوم نہ ہون۔ منھم من قصصنا علیک و منھم من لم نقصص علیک +

لمبے زمانے گذر جانے کی وجہ سے لوگ اُن کی تعلیمات کو بھول کر کچھ اور کا اور ہی اُن کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہین۔ اب دیکھو بے چارے حضرت عیسیٰ ؑ تو خود اپنی وفات کا اقرار کرتے ہین۔ اور اپنے آپ کو خدا کا ایک عاجز بندہ اور معمولی انسانون کی طرح کھاتا پیتا۔ اور دیگر لوازم انسانی کا محتاج بیان کرتے ہین اور خدائی سے کانون پر ہاتھ رکھتے ہین۔ مگر عیسائی ہی ہیں کہ ان کو زبردستی خدا بنائے بیٹھے ہین۔

(پیران نہ پرند۔ مریدان بپرانند)۔ یہی حال حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ایک شخص نے کچھ عرصہ ہوا لکھا تھا۔ کہ تمام انبیاء اولیا اور ہر طبقہ کے لوگ حضرت امام حسین رضہ کی شفاعت ہی سے نجات پاوین گے۔ دیکھو بھلا یہ رضی اللہ تعالےٰ کی طرف سے تو انہون نے پہلے ہی قصہ تمام کر رکھا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باقی رہ گئے تھے سو اب یہ دیکھ لو۔ کہ آپ کے متعلق بھی قصہ تمام کر دیا۔ کہ ان کو بھی بجز امام حسین رضہ نعوذ باللہ نجات آپ کو بھی کوئی چارہ نہ ہوگا۔ دیکھو ان لوگون نے کہان تک غلو کر دیا ہے۔ غرض انبیاء کے دنیا سے گذر جانے کے بعد انکی پاک تعلیمات کا یہ حال کیا جاتا ہے۔

قرآن شریف کیا ہے۔ حَکَم ہے۔ کل کتب سابقہ کی اصلیت کھول کر دکھادی ہے۔

دیکھو صفحہ ۸۔ باقی مضمون

اطلاع عام

خریداران کو بارہا توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ خط و کتابت مین نمبر خریداری ضرور درج کیا کرین۔ مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ بعض خریداران بے پرواہی سے بجائے اسکے کہ نمبر خریداری درج کرین اپنا نام بھی نہین درج کرتے جس سے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ پس پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ پورے پتہ کے علاوہ نمبر خریداری بھی درج کیا کرین۔ — مینیجر

مولوی ابورحمت صاحب نے عرض کی حضور میرے واسطے دعا فرمائی جاوے پیشتر تو میری زندگی اور رنگ میں تھی مگر اب جب سے میں نے علی الاعلان حضور کے عقائد کی اشاعت اپنا فرض مقرر کر لیا ہے تو میری برادری بھی مخالف ہو گئی ہے اور درپے آزار ہے اور عام طور سے لوگ بھی مجمعوں میں کم آتے ہیں۔

اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں۔ آپ دیکھ لینگے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کے مجمعوں میں جمع ہوں گے اور سارے مشکلات دور ہو جاویں گے۔ ایسے مشکلات کا آنا از بس ضروری ہوتا ہے۔

دیکھو امتحان کے بغیر کسی کی کچھ قدر نہیں ہوتی۔ دنیا ہی میں دیکھ لو کہ پاسوں کی کیسی پوچھ ہوتی ہے کہ کیا پاس کیا ہے۔ پس جو لوگ خدائی امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں پھر اُن کے واسطے ہر طرح کے آرام و آسائش رحمت اور فضل کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

دیکھو قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و ہم لا یفتنون صرف زبان سے کہ لینا تو آسان ہے مگر کچھ کر کے دکھانا اور خدائی امتحان میں پاس ہونا بڑی بات ہے۔

دیکھو ہماری ہی ابتدائی حالت پر غور کرو کہ اول اول ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا۔ مولوی محمد حسین نے ہمارے واسطے کفر کا فتویٰ تیار کیا اور پشاور سے لے کر بنارس تک تمام ہندوستان کے بڑے بڑے مولویوں کی مہریں دو تین صد مہریں لگوالیں۔ اور فتوے دے دیا کہ ان کا قتل کرنا ان کا مال لوٹ لینا۔ ان کی عورتیں چھین لینا سب جائز ہے اور یہ لوگ کافر اکفر ضال مضل اور یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں۔ مگر دیکھ لو کہ اُس کی کیا پیش گئی۔ خدا نے اُس کو کیا ذلیل کیا۔ پس سچے مومن بننا چاہیئے۔

دیکھو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر ذرا نظر ڈالو۔ آپؐ کے زمانے میں کیسے مشکلات کا سامنا تھا۔ مگر آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہ کے وفا۔ صدق۔ صبر اور استقامت نے کیا کچھ کر دکھایا۔ یقیناً جانو کہ اگر کروڑ توپ بھی ہوتی جب بھی یہ کام جو اُن لوگوں کے ایمان صدق۔ صبر اور استقلال نے کر دکھایا ہرگز ہرگز نہ کر سکتی۔ دیکھو آپؐ کے پاس نہ کوئی فوج تھی نہ توپیں تھیں نہ سپاہی تھے مگر اللہ تعالیٰ نے کیسی تائید کی کہ بڑے بڑے لوگ خس و خاشاک کی طرح فتح ہوتے چلے گئے ہیں۔ خیال آیا کہ ہمارا نام مہدی ہی ہے

عیسیٰ ہے اور کرشن کے نام سے بھی اللہ نے ہمیں پکارا ہے۔ اور انہی تینوں کی آمد کی انتظار میں اس وقت تین بڑی قومیں لگی ہوئی ہیں۔ مسلمان مہدی کے۔ عیسائی عیسیٰ کی آمد ثانی کے۔ اور ہندو کرشن اوتار کے چنانچہ ان ناموں میں یہی حکمت الٰہی تھی۔

مولوی ابورحمت صاحب نے عرض کی کہ حضور کرشن کے معنے ان کی لغت کے بموجب ہیں وہ روشنی جو آہستہ آہستہ دنیا کو روشن کرتی ہے۔ تاریکی جہالت کے مٹانے والے کا نام کرشن ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اُن کے متعلق جو گوپیوں کی کثرت مشہور ہے اصل میں ہمارے خیال میں بات یہ ہے کہ امت کی مثال عورت سے بھی دیجاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف سے بھی اس کی نظیر ملتی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

ضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امرأت فرعون الخ

یہ ایک نہایت ہی باریک رنگ کا لطیف استعارہ ہوتا ہے۔ اُمت میں جوہر صلاحیت ہوتا ہے اور نبی اور اُمت کے تعلق سے بڑے بڑے حقائق معارف اور فیضان کے چشمے پیدا ہوتے ہیں۔ اور نبی اور اُمت کے سچے تعلق سے وہ نتائج پیدا ہوتے ہیں جن سے خدائی فیضان اور رحم کا جذب ہوتا ہے۔ پس کرشن اور گوپیوں کے ظاہری قصہ کی تہ میں ہمارے خیال میں یہی راز حقیقت پنہاں ہے۔

مولوی ابورحمت صاحب نے عرض کی کہ گوپی کے معنے یوں بھی ہیں کہ گو کہتے ہیں زمین کو اور پی پالنے والے کو۔ یعنے کرشن جی کے مریدان باصفا ایسے لوگ تھے جو نیک مزاج اور مخلوق کی پرورش کرنے والے تھے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ انسان کو زمین سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا۔ ارض کے زندہ کرنے سے مراد اہل زمین ہیں۔

پھر مولوی ابورحمت صاحب نے عرض کی کہ یہ بھی ممکن ہے کہ کرشن جی نے اپنی تعلیم کو عورتوں ہی کے ذریعہ سے پھیلایا ہو۔ کیونکہ ان کے مرد تو عموماً کھیتی کے دھندوں میں جنگلوں بنوں میں رہتے تھے۔ اور اُن کو اشاعت مذہب کے واسطے کم فرصت ہوتی تھی عورتیں ہی یہ کام کرتی ہوں۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں ایک دفعہ خیال آیا کہ کرشن جی کو داؤد علیہ السلام کے ساتھ بالکل مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ بلحاظ۔ راگ۔ رقص۔ مجمع مستورات اور بہادری میں خدا جانے یہ کیا بات ہے۔

فرمایا کہ ہم نے اپنی کتاب کا نام جس میں لیکچر لاہور لکھا ہے اور ابھی کچھ حصہ اس کا باقی ہے۔ چشمہ معرفت کہا ہے کیونکہ اس میں بڑی معرفت کی باتیں اور حقائق و معارف درج کیے گئے ہیں۔

فرمایا وہ لیکچر تو ہم نے خاص خاص اُس مجمع کا لحاظ رکھکر اور اُن کے شائع کردہ شرائط کے مطابق اور مناسب موقع اختصار سے لکھا تھا۔ مگر جب اُنھوں نے خود اپنے شائع کردہ شرائط کی پابندی نہ کی اور اپنے اقرار کی ذرہ بھی پرواہ نہ کر کے نیت سے وہی پرانے اعتراضات جن کا بارہا جواب دے دیا گیا ہے پھر دل آزاری کے واسطے بیان کئے تو ہمیں بطور تتمہ اُن کے سب سوالات کا جواب لکھنے کے واسطے کتاب کو اور بڑھانا پڑا۔

فرمایا مشکل یہ ہے کہ ان لوگوں نے تو قسم کھائی ہوئی ہے کہ ہماری کتاب نہ پڑھیں۔ جہل نادانی اور تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھی ہوئی ہے ہماری کسی کتاب کو نہیں پڑھتے۔ دلائل کو نہیں مانتے۔ بے تحاشا اعتراض کئے جاتے ہیں۔ فرمایا اس کتاب میں ہم نے بڑی بسط سے ان کے متعلق لکھ دیا ہے۔ اور اگر کوئی حق جو بن کر مطالعہ کرے تو اُس کے واسطے کافی ہے۔ دوران تقریر میں حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ آریوں کے ہاتھ میں آجکل مسلمانوں کے برخلاف غلط فہمی پھیلانے کے واسطے صرف تعدد ازدواج ہی کا مسئلہ رہ گیا جس پر یہ لوگ اپنی نادانی کی وجہ اس کی حکمت اور حقیقت سے بے خبر ہونے کی وجہ سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ موجودہ زمانہ پکار اُٹھا ہے اور زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ واقعی تعدد ازدواج کی ضرورت ہے۔ آریوں نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ غرض ضرورت کا احساس تو سب نے کر لیا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس ضرورت کو ہم نے کس رنگ میں پورا کیا اور آریوں نے اس کے پورا کرنے کی کیا راہ سوچی سو وہ تعدد ازدواج اور نیوگ ہے۔ اب ان دونوں باتوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ کون سی راہ اچھی ہے۔

۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء قبل از نماز ظہر

ایک معزز دوست نے لائف انشورنس کے متعلق دریافت کیا کہ آیا یہ امر جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا کہ یہ بھی قمار بازی کی ایک قسم ہے ہمارے خیال میں متقی کا یہ کام ہونا چاہئے کہ مشتبہات کے مقاموں سے بھی پرہیز کرے اور جن باتوں میں گناہ اور معصیت کا وہم بھی ہو سکتا ہو ان سے کنارہ کش رہے۔ کیونکہ یہی سلامتی کی روش ہے۔ مومن کی شان مشتبہ کی آلائش کے وہم سے بھی بالاتر ہونی چاہئے۔

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا

یہ کیا ہی سچا اور پاک اصول ہے جو قرآن شریف نے اپنے احکام کے متعلق فرمایا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ تمام قرآن شریف میں اس سرے سے اس سرے تک کل احکام اوامر و نواہی کی ایک فہرست بنا کر دیکھو کہ واقعی قرآن شریف میں کوئی ایسا امر یا نہی نہیں ہے جو کہ انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔ اور کیونکر ایسا ہوتا۔ احکام و نواہی کس کے تجویز کردہ ہیں اور قویٰ انسانی کس کے عطا کردہ۔ جس نے انسان کو فی احسن تقویم بنایا اور وہ اس کی قویٰ کے دائرہ کی وسعت سے بھی آگاہ اور دانا ہے وہی احکام اوامر و نواہی کا بھی مرتب ہے۔ تو پھر بھلا ایسا کب ممکن تھا کہ طاقت تو ان کو دی مثلاً ایک من بوجھ اٹھانے کی۔ اور رکھ دیا اس پر دو من بوجھ۔ حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں کیونکہ خدا کے کلام میں اختلاف نہیں۔ خدا کے قول و فعل میں مطابقت ہے۔ بھلا ایسا ہو سکتا تھا کہ کچھ اور کرے کچھ۔

پس کیسے غلط راہ پر ہیں وہ لوگ جو یہ کہ کر سے

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ

باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ پر ظالم ہونے کا الزام دیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ انسانی قویٰ دو قسم کے بنائے گئے ہیں۔ ایک قسم کے وہ قویٰ ہیں جو انسانی تصرف۔ مقدرت اور اختیار سے بالاتر ہیں۔ مثلاً انسانی شکل کا خوبصورت یا بدصورت ہونا۔ طویل القامت ہونا یا پستہ قامت ہونا۔ اندرونہ قویٰ میں انسانی دخل کا نہ ہونا۔ دماغی کارخانہ سے بے تعلق ہونا۔ الہامات یا مکاشفات یا رویا وغیرہ کا ہونا یا نہ ہونا وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں کہ انسان کو ان میں کوئی دخل و تصرف نہیں یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ انسان ان امور میں مجبور ہے لہذا چونکہ انسان ان میں مجبور ہے اور اس کی طاقت سے یہ کام باہر ہیں پس انسان۔ ان کی جوابدہی سے بھی باہر ہے اور انسان کو ان امور کے متعلق ہرگز ہرگز کسی قسم کی پرسش نہ ہوگی کہ کیوں پستہ قامت۔ سیاہ فام ہے یا کیوں تمہیں الہامات یا مکاشفات نہیں ہوئے۔

دوسرے قویٰ اس قسم کے ہیں جن میں انسان کو دخل تصرف اور اختیار عطا کیا گیا ہے۔ مثلاً انسان کو اختیار ہے کہ خواہ مجلس وعظ و نصیحت میں جاوے خواہ کسی ناچ رنگ اور رندوں کی صحبت میں جاوے۔ مسجد میں جاوے یا بت خانہ میں۔ زبان کو جھوٹ بولنے کے واسطے کھولے یا راستی کے واسطے ہلائے۔ اپنے اعضا اور قویٰ کو نیکی میں مصروف کرے یا بدی میں برباد۔ دعاؤں میں لگا رہے یا لڑائی جھگڑے میں بکواس کرتا رہے۔ اللہ کا ذکر کرے یا اہل اللہ کو گالیاں دے۔ قرآن شریف پڑھے یا گندے اور فحش ناولوں کا مطالعہ کرے۔ غرض جن امور میں اس کو اختیار دیا گیا ہے انہی کے متعلق اس سے بازپرس اور جواب طلبی بھی کی جاوے گی پس کیا پاک اصول ہے کہ

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا

انسان مجبور بھی ہے۔ اور مختار بھی جس حصہ میں مجبور ہے اس حصہ کے متعلق اس سے بازپرس اور مواخذہ نہیں۔ اور جس حصہ میں مختار ہے اس حصہ میں اس سے مواخذہ اور پرسش بھی ہوگی۔ و

لیس اللہ بظلام للعبید۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں استخارہ کرنے کا حکم اور سخت تاکید فرمائی گئی ہے بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی طرح استخارہ بھی یاد کرایا کرتے تھے۔ استخارہ کرنا ہر مسلمان کو اپنے کاروبار دین و دنیا میں بہت ضروری امر ہے۔ لیکن بین دین میں۔ ملازمت میں۔ تجارت میں۔ بیاہ شادی میں۔ استاد بنانے میں۔ سفر کرنے میں۔ غرض کل امور دینی و دنیوی میں استخارہ کرنے کی سخت تاکید بیان فرمائی گئی۔ حتیٰ کہ بعض لوگ ایسے بھی محتاط گذرے ہیں کہ کتاب کے مطالع کے واسطے بھی استخارہ کر لیا کرتے تھے۔ کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ اس کتاب کے مطالع سے اس کی روحانی حالت پر کیا اثر پڑے گا۔ بعض اکابر اور اولیاء اللہ ایسے بھی ہوئے ہیں جو صبح اور شام دونوں وقت استخارہ کر لیا کرتے تھے کہ یا الٰہی اس دن میں مجھ سے وہ کام صادر ہوں جو تیری رضا اور منشا کے موافق ہوں۔ اور جو تیری ناراضگی کا باعث ہوں وہ کام مجھ سے سرزد ہی نہ ہوں۔ علیٰ ہذا۔ رات کے وقت بھی استخارہ کر لیا کرتے تھے۔ غرض ایک طرف جہاں استخارہ جزو ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی سخت تاکید کی گئی ہے گویا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز کے برابر جانتے تھے۔ دوسری طرف احادیث میں استخبارہ کی ممانعت بھی آچکی ہے۔ استخارہ طلب خیر کا نام ہے۔ اور یہ ایک دعا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ یا الٰہی تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ لہذا اگر یہ امر میرے حق میں مفید ہے کیا بلحاظ دین اور کیا بلحاظ میرے دنیوی کاروبار کے اور اس کا انجام میرے حق میں مفید ہے تو تو اس کو میرے واسطے آسان کر دے اس کے سامان مہیا کر دے۔ اور اگر اس کے برخلاف ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دے اور میرے دل سے نکال دے اور میرے واسطے کوئی اور سامان کر دے۔ غرض درد دل اور سچی تڑپ سے اپنے کاروبار کی بہتری کے واسطے دعائیں کرنے کے بعد اپنے دل کی حالت کو دیکھے۔ اگر کار معلومہ جس کے واسطے استخارہ کیا جا رہا ہے دعاؤں کے بعد بھی اس کے کرنے پر دل میں ویسا یا اس سے بڑھ کر جوش ہے جیسا کہ دعاؤں سے پیشتر تھا تو توکلاً علی اللہ اس کام کو شروع کر دے۔ اور اگر دل میں سے اس امر کا خیال نکل ہی جاوے یا اس کے متعلق شبہات پیدا ہو جاویں تو اس کو ترک کر دے استخارہ کرنا اور اس بات کا منتظر رہنا کہ گویا اب بذریعہ الہام یا کشف یا رویا اس کو اطلاع دی جاوے گی کہ یہ ...... کام تمہارے حق میں مفید ہے یا مضر ہے کرو یا نہ کرو یہ امر ممنوع ہے کیونکہ احادیث میں اس کا نام استخبارہ ہے۔ استخارہ کی اصل ماثورہ دعا کیواسطے کتاب حزب المقبول صفحہ ۵۹ ملاحظہ کرو۔